سلسلہ اشاعت امامیہ مشن نمبر ۱۶۱
مناسکِ حج
ازافادات
حجۃ الاسلام مولانا السید احسن حسین صاحب قبلہ گوپالپوری
اعلی اللہ مقامہ
پرنسپل مدرستہ الواعظین لکھنؤ
خرچہ ڈاک ۱ر
قیمت ۵ر
سلیمی برقی پریس یحییٰ لکھوا الٰہ آباد

منازل الالم

یہ رسالہ حجۃ الاسلام مولانا السید راحت حسین صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہ۔ پرنسپل مدرسۃ الواعظین لکھنؤ نے مشن کو بغرض اشاعت مرحمت فرمایا تھا لیکن افسوس ہے کہ ہم اسے مرحوم کی حیات میں شایع نہ کر سکے۔

جناب مرحوم کی ذات قوم شیعہ کے لئے سرمایۂ افتخار تھی اور اب ان کی یاد کو قائم رکھنے کیلئے اس سے بہتر کیا طریقہ ہو سکتا ہے کہ ہم ان کے تصانیف و تالیفات کو شایع کر کے زندہ رکھیں۔

یقین ہے کہ افراد ملت اس رسالہ کی اشاعت میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیکر رضائے الٰہی کا شرف حاصل کریں گے۔

الداعی الی الخیر

سید ابن حسین نقوی عفی عنہ

آنریری سکریٹری امامیہ مشن۔ لکھنؤ

محرم الحرام ۱۳۷۵ھ

توثیق مقتل ابو مخنف

الحمد لولیہ والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ وآلہ الطاہرین اما بعد پس اقل عباد مالک کونین متمسک بثقلین راحت حسین بن سید ظاہر حسین مرحوم مصنف رسالہ منازل آلام۔ محبان آلِ عبا و عزاداران حضرت سید الشہداء صلوات اللہ علیہم اجمعین کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ اطمینان بخش گمان جو خداوند متعال اور اسکے بندوں کے درمیان حجت ہے اس امر کے متعلق حاصل ہے کہ جو مقتل ابو مخنف علیہ الرحمہ کی طرف منسوب ہے اور چھپ کر شایع ہو گیا ہے۔ کی نسبت ان کی طرف صحیح ہے کہ ان کا نام لوط بن یحییٰ تھا حضرت امام جعفر صادق کے معتبر صحابی اور اصحاب اخیار کوفہ کے شیوخ اور ممتاز افراد سے تھے اور ۱۵۷ھ کے قبل انتقال فرمایا وجہ اطمینان چند چیزیں ہیں ایک یہ کہ مطابق اصل و قاعدہ یہی ہے کہ کتاب اپنے ہی مصنف کی طرف منسوب ہو۔ دوسرے یہ کہ بہت بعید ہے کہ کوئی شخص مستقل اب لکھ کر کسی دوسرے کی طرف بے وجہ منسوب کر دے تیسرے یہ کہ اگر کسی فاسد الخیال نے اپنے باطل مضامین شایع کرنے کے ارادے سے ان جلیل القدر کی طرف منسوب کر دیا ہوتا تو اس کتاب میں ایک مضمون بھی تو اصول و مذہب شیعہ کے منافی ہوتا۔

الا کہ نہیں ہے پس اس کے تصنیف ابو مخنفؒ سے ہونے کا انکار کرنا اور اسکو مجہول سمجھنا جیسا کہ آقا شیخ عباس قمی سے نقل کیا گیا ہے محض بے وجہ ہے اگر اس انکار کا سبب یہ ہے کہ انھوں نے اس میں اپنا نام نہیں لکھا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ نام نہ لکھنے کا دستور قدماء و علماء میں عام تھا اور اگر اس کا سبب یہ ہے کہ شروع کتاب میں قال حدثنا ابو المنذر ہشام عن محمد بن السائب الکلبی ہے اور ایک صفحہ کے بعد فصل روی الکلینی ہے اور تیسرے صفحہ میں قال ابو مخنف رحمہ اللہ ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کسی دوسرے کی لکھی ہوئی ہے جس نے مختلف لوگوں اور ان کی کتابوں سے

حدیثیں لے کر جمع کر دیا اور ابو مخنف کو رحمۃ اللہ لکھتے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہشام اور محمد کے درمیان لفظ عن غلط ہے صحیح ابن ہے ہشام بن محمد بن سائب کلبی حضرت امام جعفر صادق ؑ کے مقرب صحابی تھے اور ابو مخنف علیہ الرحمہ سے حدیثیں لیا کرتے تھے اور ائمہ علیہم السلام کے اصحاب میں ایک کا دوسرے سے روایت لینے کا دستور عام تھا ہشام کا ابو مخنف سے اور ابو مخنف کا ہشام سے حدیثیں لینا اسی دستور کے مطابق تھا (۲) سیاق بتا رہا ہے کہ جس طرح ابن کی جگہ پر لفظ عن ناسخ کی غلطی ہے اسی طرح روی الکلبی (یعنی ہشام مذکور) کی جگہ پر روی الکلینی بھی ناسخ کی غلطی ہے کلینی علیہ الرحمہ کی شہرت اور کلبی کی عدم شہرت کی وجہ سے ناسخ نے کلینی لکھ دیا۔

(۳) ابو مخنف کو رحمۃ اللہ ناسخ نے دستور کے مطابق ترحماً لکھ دیا ہے اسی وجہ سے یہ جملہ اکثر جگہوں میں مذکور نہیں ہے اور اگر اس کا سبب یہ ہے کہ طرماح کے متعلق تو تحفہ رائج مقتل میں لکھا ہوا ہے کہ شہدا میں مجروح پڑے ہوئے تھے پھر چنگے ہو گئے وہ طبری کی تحریر کے منافی ہے کہ طرماح خبر شہادت سماعہ بن زید بنہانی سے سن کر راہ سے واپس گئے میدان کربلا میں پہونچے ہی نہ تھے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ اشتباہ اپنی غفلت اور عدم تحقیق کی وجہ سے پیدا ہوا ہے کیونکہ طبری کی روایت طرماح بن حکم کے متعلق ہے جس کو ابن نما علیہ الرحمہ نے بھی اپنے مقتل میں نقل کیا ہے اور ان سے مقتل عوالم آخر صفحہ اور عاشر بحار وسط ۱۸۵ چھاپہ ۱۳۰۲ھ میں نقل کی گئی ہے اور مقتل ابو مخنف میں طرماح بن عدی کا واقعہ مذکور ہے بن حکم کا۔ پس اگر طبری کا واقعہ ابن حکم کو ابو مخنف کے مقتل سے نقل کرنا صحیح ہو تو اطمینان کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ مطبوعہ مقتل جس نسخہ کی نقل ہے اسمیں سے یہ روایت ساقط ہو گئی تھی کیونکہ اسکے قلمی نسخے باہم مختلف تھے اسی وجہ سے مطبوعہ نسخہ کے حاشیہ پر بیسیوں جگہ عبارت لکھ کر آخر میں فلاں کا اشارہ رخ لی اور

بعض جگہ صح اور بعض جگہ ظاہر کا اشارہ ظ لکھا ہوا ہے اور اسکے مصحح قم کے عالم محمد بن محمد تقی قمی نے آخر میں لکھا ہے کہ مثلبت ھذہ النسخۃ من اغلاط لم تسلم منھا النسخ الشائعۃ [۱] اور باوجود اس وقت تصحیح کے بھی غلطیاں رہ گئیں جنکی دو مثالیں اوپر ذکر کی گئیں اور اگر اس کا سبب یہ ہے کہ شہدا کے ذکر میں طرماح کا سر کاٹا جانا مذکور ہے اور روایت جدیلۂ اسدی کے پاس ان کا زخمی ہو کر چنگا ہونا تو اس کا جواب یہ ہے کہ اسکے نسخوں کا کثیر الاختلاف والحذف والاسقاط ہونا اوپر ذکر کیا گیا قرین قیاس یہ معلوم ہوتا ہے کہ جن کا سر کاٹا گیا وہ داؤد بن طرماح تھے۔ اور چنگے ہونے والے خود طرماح پس لفظ داؤد بن ناسخ کی غلطی سے گر گیا ہے اور صرف لفظ طرماح رہ گیا ہے اور مصحح نے اسی مناسبت سے رجز سے پہلے مصرع میں انا بن طرماح کی جگہ پر انی طرماح لکھ دیا ہے اور شاہد اسپر یہ ہے کہ امام مظلوم نے استغاثہ میں جملہ شہدا کے ساتھ داؤد بن طرماح کو ہی پکارا ہے جو اس کے بعد مذکور ہے گویا آپ بعلم امامت جانتے تھے کہ طرماح شہید نہیں ہوئے ہیں ورنہ پکارنے کے زیادہ مقدار رہی تھے کیونکہ انہیں تین فضیلتیں ایسی حاصل تھیں جو داؤد میں نہ تھیں ۱ معمر ہونا ۲ صحابی امیر المومنین ہونا ۳ صحابی سید الشہدا ہونا والسلام۔

---

[۱] میرا گمان یہ ہے کہ جن اختلافات کو مصحح مذکور نے غلطی سمجھا ہے درحقیقت وہ ابومخنف کی کتاب میں غلطیاں نہ تھیں بلکہ ابومخنف نے روایتوں کو شاگردوں سے بیان کیا ہے اور ان لوگوں نے اپنی اپنی یاد کے مطابق قلمبند کیا ہے جس کی وجہ سے بعض جگہ مطلب ایک ہے اور الفاظ بدلے ہوتے ہیں اور بعض نسخوں میں بعض روایتیں مذکور نہیں ہیں چھاپنے کے وقت مصححوں نے نسخوں میں اختلاف پاکر مطابق کرنے کے لئے اختلافی مضامین کو حاشیہ پر لکھ دیا ہے چنانچہ میں نے پوری کتاب میں اٹھارہ مقام ایسے پائے ہیں جنمیں سے بعض جگہ مضمون ایک ہے اور الفاظ بدلے ہوئے ہیں اور بعض جگہ مضمون اور الفاظ دونوں بدلے ہوئے اور بعض جگہ ساقط عمدہ عبارت نسخہ بدل کرکے حاشیہ پر لکھی ہوئی ہے۔ ۱۲ منہ

منازل آلام از مدینہ تا کربلا

الحمد لولیہ والصلوۃ والسلام علی نبیہ وآلہ الطاہرین و
لعنۃ اللہ علی اعدائہم اجمعین من یومنا ہذا الی یوم الدین

اما بعد گزارش یہ ہے کہ میرا رسالہ منازل آلام الواعظ میں چھپنے کے بعد جناب
مستطاب مکرمت مآب مولانا سید ابن حسن صاحب نونہروی دامت برکاتہم کی نگاہ
سے گذرا تو اقتضائے محبت اظہار پسندیدگی کے بعد مدینہ سے مکہ اور مکہ سے کربلا
معلیٰ تک کی راہ سفر اہلبیت عصمت و طہارت کا نقشہ اور منازل و مسافت اور
مختصر واقعات منازل کے الحاق کی فرمائش کی تاکہ رسالہ ہر پہلو سے مکمل ہو جائے
اس لئے میں نے تھوڑی محنت کر کے اس مہم کو بھی انجام دے دیا۔ روایتوں میں
اختلافات کی وجہ سے منزلوں کی تعین اور ترتیب میں کسی قدر دقت ہوئی بالآخر
جغرافیہ کی متعدد کتابوں کی مدد سے یہ مرحلہ بھی ختم ہو گیا امید ہے کہ محبان اہلبیت
پسند کریں گے اور مجھ ناچیز راحت حسین گوپال پوری اور محرک تکمیل مولانائے موصوف
اور ناشر محترم جناب جلالت مآب بابو محمد صالح عرف بابو بکاؤ صاحب دام عزہ
رئیس باخبر ساکن حسین گنج ضلع سارن کو دعائے خیر سے فراموش نہ فرمائیں گے
میرا یہ رسالہ الواعظ لکھنؤ اور کراچی دو جگہ چھپا مگر مکمل یہی ہے جو اس اضافہ
کے ساتھ چھپا اور اب امامیہ مشن سے شائع ہو رہا ہے ہ مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ اور
اور وہاں سے کربلائے معلیٰ تک کے منزلوں کی تفصیل اور مقدار مسافت حسب
ذیل ہیں مدینہ سے سویقہ ۵۰ میل سویقہ سے تنعیم ۱۰ میل تنعیم سے مکہ ۳ میل ہر
مکہ سے روانگی مکہ سے تنعیم ۳ میل تنعیم سے زبلہ ۶۰ میل زبلہ سے ذات عرق
۱۲۰ میل ۔ ذات عرق سے غفیف ۱۰۰ میل غفیف سے لیطن رمہ ۱۵ میل بطن رمہ

سے ذی خشب ۴۰ میل۔ ذی خشب سے عیون ۲۵ میل۔ عیون سے فید ۲۰ میل۔ فید سے
خریمیہ ۲۰ میل خریمیہ سے زرود ۲۵ میل۔ زرود سے ثعلبیہ ۲۵ میل۔ ثعلبیہ سے حاجزہ ۲۰ میل
حاجز سے زبالہ ۵۰ میل۔ زبالہ سے بطن عقبہ ۴۰ میل۔ بطن عقبہ سے واقصہ ۳۰ میل۔ واقصہ
سے شراف ۳۰ میل۔ شراف سے غذیب ۶۰ میل۔ غذیب سے رہیمہ ۴۰ میل۔ رہیمہ سے قصر
بنی مقاتل ۶۰ میل۔ قصر بنی مقاتل سے قطقطانہ ۳۰ میل۔ قطقطانہ سے کربلا معلیٰ ۳۰ میل
میزان کل ۱۱۳۹ میل مطابق اطلس مطبوعہ بغداد جو عراق میں داخل اور اس سے واضح ہو کہ
مکّہ سے مدینہ تک کی اور مکّہ سے کربلا تک مجموعی مسافت بغدادی نقشہ کے مطابق تحقیقی ہے
اور منزلوں میں سے اکثر کی مسافت تخمینی ہے۔ خلاصہ یہ کہ پسماندگان اہلبیت کرام علیہم الصلوٰۃ
والسّلام کو مدینہ سے کربلا اور کربلا سے شام تک ۲۵۰۸ میل ایک طرف سے اور اسی قدر
واپسی میں جملہ ۵۰۱۶ میل کے سفر کی مصیبتیں جھیلنی پڑیں خداوند قہار ظالموں ......
اور مظالم پر راضی رہنے والوں پر ہزاروں ہزار لعنت کرے اور عذاب ابدی کو بقدر
اپنی قدرت کاملہ کے اس پر سخت سے سخت بنائے۔

واقعات منازل کا مختصر بیان

سوارقیہ۔ مدینہ سے روانہ ہو کر حضرت نے یہاں قیام کیا اثنائے راہ میں عبد اللہ بن
مطیع خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور مکہ میں قیام کی رائے دی۔ تنعیم۔ مکہ سے روانہ ہو کر
یہاں قیام فرمایا عبد اللہ بن جعفر طیار علیہ السّلام اپنے دونوں صاحبزادوں عون محمد کو ساتھ
لیکر حضرت کی خدمت میں یہاں پہونچے۔

ذات عرق:۔ حضرت نے یہاں قیام فرمایا اور بشر بن غالب حاضر خدمت ہوئے
اور اہل کوفہ کی بے وفائی اور غداری اور آمادہ جنگ ہونے کی خبر دی۔ ابن زیاد ملعون کو آپ
کی روانگی کی خبر ہوئی تو اس ابلیس نے حصین ابن نمیر کے ساتھ چار ہزار سوار بھیجے وہ قادسیہ
جا کر ٹھہرا اور فوج کو ایک طرف قادسیہ اور خفان کے درمیان اور دوسری طرف قادسیہ

اور تعلقات کے درمیان پھیلا دیا۔

بطن رمہ:۔ یہاں مقام پہ نماز میں قیام فرمایا اور قیس بن مسہر صیداوی اور بروایتے اپنے رضاعی بھائی عبداللہ بن یقطر کو خط دے کر کوفہ بھیجا ان کو قادسیہ میں حصین بن نمیر نے گرفتار کر کے ابن زیاد کے پاس بھیجدیا اور اس ملعون نے قتل کرا دیا۔

خزیمہ:۔ یہاں ایک دن ایک رات قیام فرمایا اور جناب زینب سلام اللہ علیہا نے ہاتف غیبی کے اشعار مصیبت پڑھنے کی خبر دی۔

منزل حاجز:۔ یہاں قیام فرمایا اور ایک روایت کے مطابق قیس بن مسہر صیداوی یا عبداللہ بن یقطر کو یہاں سے کوفہ روانہ کیا۔

ثعلبیہ:۔ یہاں قیام فرمایا اور عبداللہ بن سلیمان اور منذر بن مشمعل اسدی نے حضرت کو حضرت مسلم کی شہادت کی خبر دی اور بقولے خبر شہادت زبالہ میں ملی اور ایک نصرانی اور اس کی ماں خدمت اقدس میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

زبالہ:۔ یہاں قیام فرمایا اور عبداللہ بن یقطر کی شہادت کی خبر ملی اور حضرت نے اپنے ساتھیوں کو اپنی شہادت کی خبر دی جو دنیا کی طمع میں آئے تھے وہ چلے گئے۔

بطن عقبہ:۔ یہاں قیام فرمایا اور عمرو بن لوذان حاضر خدمت ہوئے اور اہل کوفہ کے آمادۂ جنگ ہونے کی خبر دی کر واپس جانے کی رائے دی۔

شراف:۔ یہاں قیام فرمایا۔ یہاں سے کوچ فرمانے کے بعد راہ میں حر اور اس کے لشکر سے ملاقات ہوئی اور بقولے شکبیہ میں ملاقات ہوئی۔

عذیب الہجانات:۔ شراف سے جا کر اس مقام کے بائیں جانب سے حضرت نے کربلائے معلیٰ کی راہ اختیار کی اور بقولے یہاں قیام فرمایا۔

رہیمہ:۔ یہاں قیام فرمایا اور ایک شخص جس کا نام ابو ہریرہ تھا حاضر خدمت ہوا حضرت نے اس سے دشمنوں کے مظالم کی شکایتیں کیں۔

قصر بنی مقاتل :- یہاں قیام فرمایا عبداللہ بن حر جعفی کو نصرت کی دعوت دی اس بدبخت نے قبول نہ کیا پھر روانہ ہوئے یک گھنٹہ راستہ طے کی وہ ہولناک خواب دیکھا اور بیدار ہو کر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا حضرت علی اکبر علیہ السلام نے اس کا سبب پوچھا آپ نے بیان فرمایا۔

قطقطانہ :- یہاں قیام فرمایا اور بروایت جلاء العیون مصنفہ مولانا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ عبداللہ بن حر جعفی کو دعوت نصرت کا واقعہ یہیں ہوا۔ یہاں سے روانہ ہو کر کربلا معلی پہونچے۔

امام ھمام علیہ الصلوٰۃ والسّلام سے اور ولید سے شب شنبہ ۲۷ رجب کو بیعت یزید کے بارے میں گفتگو ہوئی اور شب یکشنبہ کو حضرت مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوئی اور ۳ شعبان کو وہاں پہونچے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت نے ہر روز ۴۰ میل راہ طے کی اور چھٹے دن مکہ میں داخل ہو گئے اور مکہ سے ۳ یا ۸ ذی الحجہ کو روانہ ہوئے اور بروایت جلاء العیون ایک جماعت کے کلام کے مطابق حضرت ۲ محرم روز چہار شنبہ یا پنجشنبہ اور بقولے ۸ محرم کو سرزمین کربلا پر پہونچ گئے پس اگر ۳ ذالحجہ کو روانگی اور ۲ محرم کو ورود کربلا مان لیا جائے تو اس کا مطلب بھی یہی نکلتا ہے کہ حضرت نے ہر روز ۴۰ میل راہ طے کی کیونکہ خزیمیہ میں ایک دن اور ایک رات کا قیام دنوں کے شمار سے نکل جائے گا۔

از کربلا تا دمشق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و ثنا اسی مقدس ہستی کے لئے مخصوص ہے جس کے افعال حکمت اور مصلحت سے بھرے ہوتے ہیں اور جبر و تشدد اسکی ذات اقدس کے لئے شایان نہیں ہے اس لئے اس نے اپنے بندوں کے افعال کو انہیں کے اختیار میں چھوڑا اور چونکہ

عدل و انصاف اسکی ذاتی صفت ہے اس لئے اس نے ظالموں کے لئے سزا اور مظلوموں کے لئے رفعت درجات اور اجر و ثواب مقرر کیا۔ اور درود نا محدود کے مستحق رہی انوار مقدسہ اور اولیا خدا ہیں جو اطاعت مطاع حقیقی اور اخلاق حسنہ اور صبر و شکیبائی اور رضا بقضاء الٰہی میں اپنی نظیر آپ ہی تھے اور جس طرح اصول و فروع دین کے ہادی برحق تھے۔ اخلاق حسنہ کے بھی ہادی مطلق تھے ان کی پیروی اسوۂ حسنہ اور ان کے مصائب و آلام پر تاثر موجب اجر جزیل قرار دیا گیا اور خدا اور اسکی مخلوقات کی بے پایاں لعنت ان اشقیاء عالم پر جنھوں نے اپنے مظالم کا نشانہ بنانے سے اولیاء خدا تک کو نہ چھوڑا اور اپنے آپ کو دردناک عذاب اور لعنت ابدی کا مستحق بنایا۔

اما بعد واضح ہو کہ چونکہ ہم شیعوں میں مدت سے اس امر میں اختلاف چلا آرہا ہے کہ اہلبیت علیہم الصلوٰۃ والسلام کا لٹا ہوا قافلہ سال شہادت ہی کے ماہ صفر میں دمشق سے واپس آیا یا اسکے دوسرے سال کے ماہ صفر میں۔ اسلئے میں نے چاہا کر اس اختلاف کو رفع کرنے کی کوشش کروں چنانچہ تھوڑی سی محنت کر کے نئے اور پرانے عربی اور انگریزی جغرافیہ سے کربلائے معلیٰ سے دمشق تک اس راہ کی مسافت کا پتہ لگایا جس سے اہلبیتؑ کو دمشق تک لے گئے تھے جس سے مجھے دو وجہوں سے اطمینان ہو گیا کہ سال شہادت میں واپسی ممکنات سے نہ تھی۔ ایک اس وجہ سے کہ اس راہ سے کربلائے معلیٰ سے دمشق تک کی پوری مسافت بروایت لوط بن یحییٰ ابو مخنف علیہ الرحمہ ۹۲۳ میل ہوتی ہے اور یہ روایت لائق اعتبار ہے کیونکہ صاحب منتخب کی تحریر جس کو مولانا محمد صالح برغانی علیہ الرحمہ نے مخزن البکا میں نقل کیا ہے اس کے موافق ہے صرف درمیانی بعض مقامات کے ذکر میں اختلاف ہے اور صاحب ناسخ التواریخ نے بھی اسی کو نقل کیا ہے۔ لیکن مختصر کر کے نقل کیا ہے۔ اور ابو مخنف نے اس روایت کو

سہل[۵۱] شہر زور[۵۲] سے لیا ہے جو کوفہ سے دمشق تک قافلہ اہلبیت کے ساتھ اس غرض سے رہے تاکہ واقعات سفر کو خود دیکھیں۔ اور دوسرے اس وجہ سے نعمان بن منذر مدائنی کی روایت میں مولانا امام زین العابدین علیہ السّلام نے جو اپنی سات مصیبتیں بیان کی ہیں اُن میں ساتویں مصیبت یہ بیان فرمائی ہے کہ ہم لوگوں کو ایسے قیدخانہ میں رکھا تھا جس پر چھت نہ تھی اس لئے ہم لوگ گرمی اور سردی سے محفوظ نہ تھے یہ روایت صاف بتاتی ہے کہ ان حضرات نے شام میں سردی کا زمانہ بھی پایا تھا۔ یہ روایت مولانا بحرالعلوم سید محمد مہدی طباطبائی علیہ الرحمہ کے منظومہ کی شرح صفحہ ۱۰۱ میں مذکور ہے۔

دو راہیں اور بھی تھیں ایک فرات کے کنارے سے جس کی مسافت کربلا سے کوفہ اور کوفہ سے دمشق تک ۴۴۴ میل ہے لیکن اشقیاء نے اس راہ کو ایک تو اس وجہ سے چھوڑا کہ ابن زیاد ملعون نے حکم دیا تھا کہ اہلبیت کو ہر شہر اور ہر دیہات میں پھرائے اور لوگوں کو دکھاتے ہوئے لے جائیں اور دجلہ کی راہ میں آبادی زیادہ تھی اور اس راہ میں کم۔ اور دوسرے اس راہ میں شیعہ زیادہ تھے جن سے اشقیاء ڈرتے تھے۔ اور دوسری راہ صحرائے شام کی ہے جس کی مسافت ۴۴۰ میل ہے اس کو اس وجہ سے چھوڑا کہ ایک تو آبادی نہ تھی اس سے اہلبیتؑ کی تشہیر نہیں ہو سکتی تھی اور دوسرے راہ میں پانی نہ تھا میں مستقل طور پر روایت ابو مخنف علیہ الرحمہ کو ذکر کروں گا اور منتخب کی روایت کے اختلافا

۵۱۔ اگرچہ سہل مجہول راویوں میں سے ہیں لیکن ابو مخنف جیسے جلیل القدر کا ان سے روایت لینا اسکے اعتبار کے ثبوت کے لئے کافی ہے۔

۵۲۔ شہر زور اربل اور ہمدان کے درمیان صحرائے ایران میں ایک دیہات ہے۔

کو درمیان میں ذکر کرتا جاؤں گا۔

براہ دجلہ جن مقامات سے یہ اشقیا، گذرے تھے اُن کی مسافتیں یہ ہیں۔
کربلائے معلیٰ سے کوفہ فرات کے کنارے سے ۴۷ میل کوفہ سے قادسیہ ۴۵ میل۔ قادسیہ
بغداد کی زمین ۴۸ میل۔ بغداد سے تکریت ۹۰ میل تکریت[لے] سے موصل ۲۲۲ میل۔
موصل سے سنجار ۷۸ میل۔ سنجار سے نصیبین ۶۵ میل۔ نصیبین سے عین وردہ ۶۴
میل۔ عین وردہ سے حران ۶۰ میل۔ حران سے راس عین ۴۰ میل راس عین
سے کلنیسہ ۶۸ میل۔ کلیسہ سے حلب ۳۹۔ حلب سے قنسرین ۱۹ میل۔ قنسرین
سے معرۃ النعمان ۲۰ میل معرہ سے شیزر ۴۰ میل شیزر سے کفرتاب ۱۰ میل۔ کفرتاب
سے حماۃ ۴۰ میل۔ حماۃ سے حمص ۲۸ میل۔ حمص سے بعلبک ۵۸ میل۔ بعلبک
سے عسقلان ۱۸۵ میل عسقلان سے دمشق ۱۷۵ میل (میزان کل ۱۴۳۹ میل)
دوسری راہ کی مسافت براہ فرات جو نزدیک ہے اور اس راہ سے نہیں گئے۔
یہ ہے کربلائے معلیٰ سے کوفہ ۴۷ میل۔ کوفہ سے کربلائے معلیٰ ۴۷ میل۔ کربلائے
معلیٰ سے ہیت ۱۰۴ میل ہیت سے اناۃ ۸۵ میل۔ اناۃ سے صلاحیہ ۸۲ میل
صلاحیہ سے دیر ۵۰ میل۔ دیر سے رقہ ۷۲ میل رقہ سے بلیس یا بالیس ۵۲ میل
بلیس سے حلب ۵۲ میل۔ حلب سے قنسرین ۱۹ میل قنسرین سے معرۃ نعمان ۲۰
میل۔ معرۃ نعمان سے حمص ۳۴ میل۔ حمص سے بعلبک ۵۸ میل۔ بعلبک سے
دمشق ۹۰ میل (میزان کل ۸۴۴ میل)۔ پس اگرچہ اشقیا بعض دن تھوڑی تھوڑی
مسافت پر بھی ٹھہرتے گئے تھے اور بعض آبادیوں میں جنگ بھی ہوئی جو تاخیر
کا سبب ہوئی۔ لیکن اگر ۱۴۳۹ میل کی مسافت کو اوسط ۳۰ میل روزانہ پر

لے۔ تکریت اور موصل کے درمیان بستیاں حسب ذیل: بکقین ۲۰ علی آباد ۳ دیرعردہ ۴ حیلبو
۵ وادی النخلہ ۶۔ الرمنا یا دینیہ ۷۔ لبا ۸۔ کھیل نزدیک موصل ۹۔ حمینہ ۱۲۔

تقسیم کیا جائے تو صرف جانے کے ایام ۴۸ دن ہوتے ہیں اور براہ فرات ۲۸ دن۔ پس اگر واپسی براہ فرات ہی مان لی جائے۔ اور روزانہ ۳۰ ہی میل طے کیا ہو جب بھی ۴۸ دن جانے کے اور ۲۸ دن واپسی کے کل ۷۶ دن ہوتے ہیں۔ اور اس لحاظ سے کہ واپسی کا سفر آرام اور اطمینان کا اور اہلبیت علیہم السلام کے اختیار میں تھا اس لئے روزانہ ۳۰ میل سفر کرنا بعید معلوم ہوتا ہے۔ ۷۶ دن سے بھی تعداد بڑھ جائے گی۔ اب میں روایت کا مضمون مسلسل بیان کرتا ہوں تاکہ مومنین اس سے فائدہ اٹھائیں۔

ابو مخنف رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ سہل شہر زوری نے بیان کیا ہے کہ میں حج سے فارغ ہو کر کوفہ آیا تو دیکھا کہ بازار بند ہے اور دکانیں مقفل ہیں اور کچھ کو روتا اور کچھ کو ہنستا پایا تو ایک بڈھے کے پاس جا کر اس نے پوچھا کہ کیا قصہ ہے کچھ لوگ رو رہے ہیں اور کچھ ہنس رہے ہیں۔ کیا تم لوگوں میں آج کوئی عید ہے جس کو میں نہیں جانتا، تو اُس نے میرا ہاتھ پکڑا اور لوگوں سے جدا لے جا کر ڈاڑھیں مار کر رویا اور کہا کہ اے میرے سردار آج ہم لوگوں میں عید نہیں ہے بلکہ رونے والے دو فوجوں کی وجہ سے رو رہے ہیں جن میں سے ایک فتحیاب ہوئی ہے اور دوسری ماری گئی ہے۔ میں نے پوچھا کہ دونوں فوجیں کس کی ہیں کہا کہ حسین علیہ السلام کی فوج ماری گئی ہے اور ابن زیاد کی فوج فتح یاب ہوئی اس کے بعد پھر چیخ کر رویا اور " ہائے دل میں آگ لگ گئی " کہہ کر کہا کہ حسینؑ کے اہل حرم اسی وقت آئیں گے۔ پھر درد آمیز چند اشعار پڑھے (جن کو میں بغرض اختصار چھوڑتا ہوں) سہل کہتے ہیں کہ ابھی اس بڈھے کا کلام ختم نہ تھا کہ میں نے بگل کی آواز سنی اور جھنڈے دکھائی دیئے اور فوج کوفہ میں داخل ہوئی اور چیخ چیخ کر رونے کی آواز سنی یک بیک میری نگاہ امام حسین علیہ السلام

کے سر مبارک پر پڑی جس سے نور روشن تھا پس مجھ پر گریہ طاری ہوا پھر قیدی آئے جن کے آگے سید سجاد علیہ السّلام تھے اور حضرت اُم کلثوم پکار رہی تھیں کہ اے اہل کوفہ اپنی آنکھیں بند کر لو کیا خدا اور اس کے رسولؐ سے شرم نہیں کرتے کہ رسولؐ خدا کے حرم کی طرف نگاہ کر رہے ہو، حالانکہ وہ سر برہنہ ہیں۔ پھر اہل حرم دروازہ بنی خزیمہ پر ٹھہرائے گئے اور حضرت امام حسینؑ کا سر ایک لمبے نیزے پر تھا اور سورہ کہف کی تلاوت کر رہا تھا جب آیت کریمہ ام حسبت ان اصحاب الکہف والرقیم کانوا من ایاتنا عجبا۔ کو تلاوت کیا تو میں رونے لگا اور کہا کہ اے فرزند رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کا سر اس سے زیادہ عجیب ہے پھر میں غش کھا کر گر گیا اور اس وقت جونکا جب کہ امام علیہ السّلام اس سورہ کو ختم کر چکے تھے (اس کے بعد ابن زیاد ملعون کے دربار میں داخلہ اہلبیتؑ اور واقعات دربار میں شہادت عبد اللہ بن عفیف ازدی رحمۃ اللہ علیہ کو سہل نے بیان کیا جو مصائب کی کتابوں میں مفصل مذکور ہیں اور میں بنظر اختصار چھوڑتا ہوں۔)

سہل کہتے ہیں کہ اس کے بعد ابن زیاد ملعون نے شمر بن ذی الجوشن ضبابی اور خولی اصبحی علیہما اللعنۃ کو ڈیڑھ ہزار سوار دے کر حکم دیا کہ اہل حرم کو دمشق لے جائیں اور ہر شہر میں پھراتے ہوئے لے جائیں، جب میں نے یہ دیکھا تو اہل حرم کے ساتھ جانے کا ارادہ کر لیا اور سامان سفر مہیا کر کے ان کے ساتھ ہو لیا یہاں تک کہ وہ (کوفہ سے چل کر) بروایت منتخب دیرانہ میں ٹھہرے پھر وہاں سے چل کر قادسیہ میں ٹھہرے وہاں جناب ام کلثوم نے چند شعر درد ناک پڑھے (جن کو میں مع دو روایتوں کے جوان اشعار کے بعد مذکور ہیں جن میں جناب ام سلمہ نے خاک کربلا اور اس کے خون ہونے کو بیان کیا ہے بنظر

اختصار چھوڑتا ہوں کل مرثیے آخر میں اکٹھا لکھے جائیں گے ۱۲) پھر وہاں سے حصاصہ
کے پور بیٹے روانہ ہو کر تکریت کے نزدیک پہونچے اور وہاں کے حاکم کو لکھا کر فوج
اور جانوروں کے لئے کھانا پانی لیکر میرے پاس آ۔ کیونکہ ہم لوگ حسینؑ کا سر لیکر
آئے ہیں، جب حاکم نے خط پڑھا تو جھنڈا بلند کرنے اور بگل بجانے، اور شہر کو
زینت دینے کا حکم دیا اور شہر کے ہر گوشہ سے لوگ بلائے گئے حاکم جا کر اُن اشقیا
سے ملا ان سے جو کوئی پوچھتا تھا تو کہتے تھے کہ یہ سر معاذ اللہ ایک خارجی کا ہے جس
نے یزید پر خروج کیا تھا، اس کو ابن زیاد نے قتل کیا ہے، اور اس کا سر یزید کے
پاس بھیجا ہے۔ پس ایک نصرانی نے کہا کہ اے لوگو! اس سر کے کوفہ میں داخلہ کے
دن میں وہاں موجود تھا۔ یہ سر خارجی کا نہیں ہے، بلکہ حسینؑ کا ہے یہ سن کر نصرانیوں
نے ناقوس (سنکھ) بجانا شروع کیا اس کی تعظیم کیلئے راہب اپنے کنیسوں سے
نکل پڑے اور اس واقعہ سے آگاہ ہو کر کہنے لگے کہ ہم لوگ ایسی قوم سے بیزار ہیں جس نے
اپنے نبی کے نواسے کو قتل کیا، جب ان اشقیا کو اس کی خبر ملی تو شہر میں داخل نہ
ہوئے اور وہاں سے روانہ ہو کر خشکی کی راہ سے آعمیٰ اور دیر عروہ اور صلیتا ہوتے ہوئے
وادی النخلہ پہونچے اور وہاں رات بھر رہے، وہاں رات کو جنوں کو روتے اور
مرثیہ پڑھتے سنا۔ نبیح کو روانہ ہو کر ارمنیہ ہوتے ہوئے حلب پہونچے یہ شہر بہت آباد
تھا عورتیں بڈھے جوان سب نکل پڑے امام علیہ السلام کے سر مبارک کی زیارت
کرتے اور ان پر اور ان کے جد نامدار اور پدر عالی مقدار پر صلوات پڑھتے اور ان کے
قاتلوں پر لعنت کرتے تھے اور کہتے کہ اے اولاد انبیاء کے قاتلو ہمارے شہر سے نکل
جاؤ پس اشقیا کحیل کی طرف روانہ ہوئے اور وہاں سے موصل ہوتے ہوئے جہینہ اور [illegible]

---

۱ مقامات جنگ قنسرین [illegible] سیبور [illegible] مقوسے مرعش [illegible] مقامات تنقیر اہلبیت [illegible] نصیبین [illegible] دو عنان [illegible]
[illegible] تبصرہ النعمان [illegible] بقول نے حمص نے جلک [illegible] عسقلان [illegible] صفحہ)

منتخب و مینہ) آکر قیام کیا اور وہاں سے حاکم موصل کو خط لکھا کہ ہم لوگ حسینؑ کا سر لائے ہیں اگر ہم لوگوں سے ملاقات کرو اس نے خط پڑھ کر جھنڈے بلند کرنے اور شہر کو زینت دینے کا حکم دیا ہر طرف سے لوگ سمٹ کر اکٹھا ہو گئے اور حاکم چھ میل آگے بڑھ کر ان اشقیا سے ملا، اہل شہر میں سے کسی نے واقعہ پوچھا تو ان اشقیا نے جواب دیا کہ ایک خارجی نے عراق میں خروج کیا تھا ابن زیاد نے اس کو قتل کر کے اس کا سر یزید کے پاس بھیجا ہے یہ سن کر شہر والوں میں سے ایک شخص نے کہا کہ اے لوگو! یہ سر حسین علیہ السلام کا ہے جب یہ بات شہر والوں کو معلوم ہو گئی تو قبیلہ اوس اور خزرج میں سے چالیس ہزار سوار اکٹھا ہو گئے اور قسم کھائی کہ ان ملاعین سے لڑ کر امام علیہ السلام کا سر چھین لیں اور اپنے یہاں دفن کریں تاکہ قیامت تک ان کے لئے فخر کا باعث ہو۔ اشقیا نے جب یہ خبر سنی تو شہر موصل میں داخل نہ ہوئے اور تل اعفر کی طرف روانہ ہو گئے اور وہاں سے سنجار کی پہاڑیوں سے ہوتے ہوئے نصیبین پہونچے وہاں قیام کیا اور سر مبارک اور اہل حرم کو شہر میں پھرایا جب جناب زینب سلام اللہ علیہا نے بھائی کے سر کو دیکھا تو رو دیں اور چند اشعار دردناک پڑھے (جنکو بنظر اختصار چھوڑتا ہوں) پھر وہاں سے روانہ ہو کر عین الوردة ہوتے ہوئے (باختلاف نسخ کتاب ابو مخنف دعوات یا دعزات اور مطابق جغرافیہ عربی و روایت منتخب دوعان[5] ہے کے قریب پہونچ کر وہاں کے حاکم کو لکھا کہ ہم سے ملاقات کرو ہم حسینؑ کا سر لائے ہیں اس نے خط پڑھ کر بگل بجانے کا حکم دیا ان اشقیا سے ملا پس وہ سب باب الاربعین سے شہر میں داخل ہوئے اور سر مبارک (اور اہل حرم) کو شہر میں پھرایا اور ایک میدان میں دو پہر سے قریب شام تک سر مبارک کو

[5] بظاہر یہی صحیح ہے کیونکہ دعوات یا دعزات نہ تو مرصد الاطلاع میں مذکور ہے اور نہ جغرافیہ قدیم و جدید میں ۱۲ منہ۔

ایک نیزہ پر گڑا رکھا اور اہل شہر میں سے کچھ لوگ تو روتے تھے اور کچھ ہنستے تھے اور پکار پکار کر کہتے تھے کہ یہ سر ایک خارجی کا ہے جس نے یزید پر خروج کیا تھا اور یہ اشقیا شراب پی کر رات بھر نشے میں پڑے رہے اور صبح کو وہاں سے روانہ ہوئے یہاں پر حضرت زین العابدین علیہ السلام نے چند شعر دردناک پڑھے جن کو میں چھوڑتا ہوں وہاں سے چل کر (بروایت منتخب حلب میں شب کو رہے پھر وہاں سے چل کر) قنسرین پہونچے۔ یہ شہر خوب آباد تھا جب اہل شہر کو معلوم ہوا تو شہر پناہ کا دروازہ بند کر لیا اور ان ملاعین پر لعنت کرتے اور پتھر پھینکتے تھے اور کہتے تھے کہ اے بدکارو! اے قاتلین اولاد انبیا خدا کی قسم تم ہمارے شہر میں داخل نہ ہونے پاؤ گے۔ اگرچہ ہم لوگ سب کے سب مارے جائیں۔ یہ سن کر شہر میں داخل نہ ہوئے یہاں پر جناب ام کلثوم سلام اللہ علیہا روئیں اور چند شعر دردناک پڑھے وہاں سے چل کر (بروایت منتخب سرمدین پہونچے لیکن اہل شہر نے شہر میں داخل نہ ہونے دیا تو وہاں سے روانہ ہوئے) معرۃ النعمان پہونچے اہل شہر ان کے استقبال کو آئے شہر کا دروازہ کھول دیا ان کے لئے کھانا پانی مہیا کیا وہ ملعون شام تک وہاں رہ کر روانہ ہوئے (اور بروایت منتخب رات کو بھی وہاں رہے اور صبح کو روانہ ہوئے) شیرز پہونچے وہاں ایک بڈھے نے کہا کہ اے لوگو یہ سر امام حسین علیہ السلام کا ہے پس شہر والوں نے قسم کھائی کہ انھیں شہر میں داخل نہ ہونے دیں گے۔ (اور بروایت منتخب اہل شہر ان سے لڑے ان منافقوں میں سے ۶۰ اور مومنین میں سے ۰، مارے گئے) پھر وہاں سے روانہ ہو کر کفر تاب

پہونچے جو چھوٹا سا قلعہ تھا لوگوں نے شہر پناہ کا دروازہ بند کر لیا تو خولی ملعون نے آگے بڑھ کر کہا کہ کیا تم لوگ ہمارے فرمانبردار نہیں ہو؟ ہمیں تھوڑا سا پانی پلا دو تو اہل شہر نے قسم کھا کر کہا کہ ہم تم کو ایک قطرہ پانی نہ دیں گے۔ تم نے حسینؑ اور ان کے اصحاب پر پانی بند کر دیا تھا۔

اشقیا وہاں سے روانہ ہو کر سیبور پہونچے یہاں حضرت امام زین العابدینؑ نے چند شعر دردناک پڑھے۔ اس شہر میں ایک بڈھا تھا جس نے عثمان بن عفان (خلیفہ سوم) کو دیکھا تھا اُس نے شہر کے بڈھوں اور جوانوں کو جمع کر کے کہا کہ اے قوم یہ سر حسین ابن علی علیہما السلام کا ہے جن کو ان ملعونوں نے قتل کیا ہے پس سب نے قسم کھا کر کہا کہ یہ سب ہمارے شہر سے گزرنے نہ پائیں گے۔ تو بڈھوں نے کہا کہ اے قوم خداوند عالم فساد کو پسند نہیں کرتا یہ سر کل شہروں سے گزرا ہے اور کسی نے نہ روکا تم بھی چھوڑ دو کہ یہ شہر سے گزر جائیں لیکن جوانوں نے کہا کہ قسم خدا کی یہ بات ہرگز نہیں ہو سکتی۔ پس جا کر پل کو توڑ دیا اور تلواریں کھینچ کر نکل پڑے خولی نے ان سے کہا کہ ہم سے نہ لڑو لیکن انھوں نے حملہ کر دیا اور گھمسان کی لڑائی ہوئی خولی کے ساتھی چھ سو مارے گئے اور جوانوں میں سے پانچ شہید ہوئے۔ پس جناب ام کلثوم سلام اللہ علیہا وعلی ابیہا وامہا واخیہا نے اس شہر کا نام پوچھا کہا گیا سیبور، تو انھوں نے دعا دی کہ خدا ان کے پانی کو میٹھا اور ان کے غلوں کو سستا رکھے اور ظالموں کا قبضہ ان پر سے اٹھائے پس ابو مخنف کہتے ہیں کہ اگر پوری دنیا ظلم سے بھر جائے جب بھی ان میں انصاف ہی رہے گا

اشقیا وہاں سے چل کر حماۃ پہنچے تو شہر والوں نے دروازہ بند کر لیا اور

مورچوں پر چڑھ گئے اور قسم کھا کر کہا کہ یہ سب ہمارے شہر میں داخل نہ ہونے پائیں گے اگرچہ ہم سب کے سب مارے جائیں۔ یہ سُن کر اشقیاء روانہ ہو گئے اور حمص کے پاس قیتین پہنچ کر حمص کے حاکم کو خط لکھا کہ ہم لوگ حسینؑ کا سر لائے ہیں اور حاکم یہاں کا خالد بن نشیط تھا اس نے خط پڑھ کر جھنڈے بلند کرنے اور شہر کو زینت دینے کا حکم دیا اور لوگ ہر جگہ اور ہر طرف سے بلائے گئے اور تین میل باہر نکل کر اس شقی ازلی نے ان ملعونوں کا استقبال کیا اور شہر میں لایا پس لوگ ہر طرف سے ہجوم کر کے شہر کے پھاٹک پر آ گئے اور ان بے دینوں پر پتھر برسانے لگے اور چھبیس ۳۶ بے دینوں کو مار ڈالا اور دروازہ بند کر لیا اور (آپس میں) کہا کہ اے لوگو! ایمان کے بعد کفر اور ہدایت کے بعد گمراہی اختیار نہیں کی جا سکتی۔ پس یہ بے دین وہاں سے بھاگے اور کنیسہ قسیس کے پاس آ کر ٹھہرے جہاں خالد بن نشیط کا گھر تھا۔ پس حمص والوں نے قسم کھائی کہ خولی کو مار ڈالیں اور حضرت کا سر مبارک چھین لیں تاکہ قیامت تک ان کے لئے باعث فخر ہو اشقیاء یہ سن کر دوڑے اور وہاں سے روانہ ہو کر کنیسہ جر جلیس آئے وہاں کے لوگوں نے شہر میں جانے سے روکا اور جنگ کرنا چاہا تو وہاں سے بھاگ کر بعلبک آئے (اور بروایت منتخب حمص میں ٹھہرے اور سردں کو پھرایا اور دوسرے دن وہاں سے روانہ ہو کر سوق الطعام ہوتے ہوئے حرستہ آئے اہل شہر نے جنگ کرنے کے لئے قسم کھائی اس لئے شہر میں داخل نہ ہوئے وہاں سے چل کر بحیرہ کی طرف سے گزر کر بعلبک کے حاکم کو خط لکھا کہ ہم لوگ حسینؑ کا سر لائے ہیں) اس دشمن خدا نے لونڈیوں کو گانے اور دف بجانے کا حکم دیا جھنڈے کے پھریرے کھلوا دیئے اور بگل بجوا دیا اور اشقیاء کو خوشبو اور حبیبی اور ستو دیا وہ بے دین کھا پی کر

رات بھر نشے میں پڑے رہے۔

جناب ام کلثوم سلام اللہ علیہا نے شہر کا نام پوچھا کہا گیا بعلبک تو آپ نے بد دعا کی کہ خدا یہاں کی سبزیوں کو برباد اور پانی کو نمکین کر دے اور ظالموں کا قبضہ ان پر سے نہ اٹھائے۔ ابو مخنف کہتے ہیں کہ اگر پوری دنیا انصاف سے بھری ہوگی جب بھی اس شہر والوں پر ظلم ہی ہوتا رہے گا۔ یہ بے دین صبح کو روانہ ہو کر دیر راہب پہونچے وہاں شام ہو گئی اور پانی بھی پایا اس وجہ سے قیام کیا یہاں پر حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے چند شعر دردناک پڑھے (جن کو چھوڑتا ہوں) جب رات ہوئی تو سر مبارک کو دیر کی دیوار سے لگا کر رکھ دیا کچھ رات گزرنے پر راہب نے بادل کی گھنگھناہٹ کی سی آواز اور تسبیح و تقدیس کی آواز سنی اور روشنی کی چھوٹ دیکھی تو دیر سے سر نکالا دیکھا کہ ایک سر ہے جس سے نور پھیلا اور آسمان تک پہنچا ہوا ہے اور دیکھا کہ آسمان کا دروازہ کھل گیا ہے اور گروہ گروہ فرشتے اتر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں السلام علیک یا ابن رسول اللہ السلام علیک یا ابا عبد اللہ (صلی اللہ علیہم اجمعین) پس راہب چیخ کر رونے لگا۔ صبح کو اشقیا نے جانا چاہا تو راہب نے پوچھا کہ تمھارا سردار کون ہے ان سب نے جواب دیا کہ خولی بن یزید الصبحی۔ راہب نے خولی سے پوچھا کہ یہ سر تمھارے ساتھ کس کا ہے اس نے جواب دیا کہ خارجی کا ہے جس نے عراق میں خروج کیا تھا ابن زیاد نے اس کو قتل کیا ہے۔ پوچھا ان کا نام کیا ہے جواب دیا حسین ابن علی ابن ابی طالب جن کی ماں فاطمہ زہرا (صلوٰۃ اللہ علیہا) اور نانا محمد مصطفٰے ہیں راہب نے کہا کہ تم بھی ہلاک ہوئے اور وہ بھی جس کے حکم سے تم نے ایسا کام کیا اور اخبار کی یہ بات حرف بہ حرف سچی نکلی کہ جب یہ شخص قتل کیا

جائے گا تو آسمان سے خالص خون برسے گا اور ایسی بات نہیں ہوتی لیکن نبی یا وصی نبی کے لیئے میری خواہش یہ ہے کہ تو اس سر کو ایک گھنٹے کے لئے مجھے دے دے میں پھر واپس کر دوں گا۔ خولی نے جواب دیا کہ میں اس سر کو یزید کے سامنے (نیزہ پر سے) کھولوں گا اور اس سے انعام لوں گا۔ راہب نے پوچھا اس کا انعام کس قدر ہے کہا دس ہزار درہم کی تھیلی۔ راہب نے کہا کہ ایسی تھیلی تجھے میں دیتا ہوں۔ خولی نے کہا لاؤ اور راہب نے لاکر دے دی اور اس نے حضرت کا سر نیزے پر راہب کو دے دیا وہ سر مبارک کے بوسے لیتا اور روتا تھا اور کہتا تھا کہ اے ابو عبداللہ مجھ پر بہت سخت ہے کہ میں اپنی جان سے آپ کے ساتھ کچھ ہمدردی نہ کر سکوں آپ جب اپنے جد محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ سے ملئے تو میرے لئے گواہی دیجئے گا کہ میں اللہ کی وحدانیت اور ان کی رسالت اور علیؑ کی ولایت کا اقرار کرتا ہوں اور سر مبارک کو واپس کر دیا۔

وہ بے دین جب درہموں کو آپس میں تقسیم کرنے لگے تو وہ ان کے ہاتھوں میں پہونچ کر پتھر بن گئے اور ان پر یہ آیت لکھی ہوئی تھی وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون (ظالموں کو بہت جلد معلوم ہو جائیگا کہ وہ کس طرح الٹے پلٹے جائیں گے) یہ دیکھ کر خولی نے ساتھیوں سے کہا کہ اس واقعہ کو چھپانا ورنہ لوگوں میں ہماری بڑی ذلت ہوگی۔ سہل کہتے ہیں کہ (یہیں پر) ایک آواز سنی گئی جن کا بولنے والا یہ اشعار پڑھ رہا تھا ؎

اترجوا امۃ قتلت حسینا ÷ شفاعۃ جدہ (بروایتے جدہ) یوم الحساب

جس امت نے حسینؑ کو قتل کیا وہ ان کے جد احمدؐ کی شفاعت روز قیامت کی امید وار ہے وقد غضبوا النبیؐ وخالفوہ

ولم یخشوہ فی یوم المآب ۔ حالانکہ ان سب نے نبی صلعم کو غضبناک کیا اور ان کی مخالفت کی اور قیامت کے بارے میں اُن سے نہ ڈرے)۔
الا لعن اللہ بنی زیاد ٭ واسکنھم جھنم فی العذاب
(آگاہ ہوجاؤ کہ خدا اولاد زیاد پر لعنت کرتا ہے اور ان کو جہنم کے عذاب میں رکھے گا) یہ سُن کر ان سب پر دہشت طاری ہوئی اور بھاگتے ہوئے چلے یہاں تک کہ (بروایت منتخب عسقلان پہونچے کیونکہ وہاں کا حاکم ان کے ساتھ تھا وہ بغرض تشہیر وہاں لے گیا وہاں ٹھہرے تشہیر کیا پھر وہاں سے چل کر) دمشق پہونچے ۔ پس میں نے بازار کو بند پایا اور لوگوں کو مدہوش دیکھا ۔ ایک شخص نے آگے بڑھ کر یزید پلید سے کہا کہ اے خلیفہ خدا تیری آنکھیں خنک کرے یزید نے پوچھا کس امر سے کہا حسینؑ کے سر سے تو یزید ملعون نے کہا کہ خدا تیری آنکھیں خنک نہ کرے اور اس کو قید کرا کر حکم دیا کہ ایک سو بیس ۱۲۰ جھنڈے لائیں جائیں اور حسینؑ کا سر لائیں ۔ پس جھنڈے لے کر آئے اور اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ بھی پڑھتے جاتے تھے کہ یک بیک جھنڈوں کے نیچے سے غیبی آواز سنی گئی جو یہ اشعار پڑھ رہی تھی ۔ جاؤا براسک یا ابن بنت محمد ٭ متوملا بدمائہ ترمیلا (اے فرزند محمد صلی اللہ علیہم اجمعین آپ کا سر آپ کے خون سے بھرا ہوا لائے ہیں
لا یوم اعظم حسرۃ من یومہ واراہ رھنا للمنون قتیلا
اس دن سے بڑھ کر حسرت کا کوئی دن نہ ہوگا جس دن میں اس کا کٹا ہوا موت کے قبضہ میں دیکھ رہا ہوں فکانما بک یا ابن بنت محمد + قتلوا جھارا عامدین رسولا ۔ پس اے دختر فرزند محمدؐ گویا کہ آپ

کو قتل کر کے انھوں نے ظاہر بظاہر جان بوجھ کر رسولؐ ہی کو قتل کیا

دیکبرون اذا قتلت وانما۔ قتلوا بک التکبیر والتھلیلا

اور آپ کو قتل کر کے تکبیر کہتے ہیں حالانکہ درحقیقت آپ کو قتل کر کے تکبیر

اور تہلیل ہی کو قتل کر ڈالا۔ سہیل کہتے ہیں کہ وہ بے دین دروازہ خیزران

سے دمشق میں داخل ہوئے ان کے ساتھ اٹھارہ سر تھے اور قیدی

(اہلبیتؑ) برہنہ اونٹوں پر تھے اور حضرت امام مظلومؑ کا سر مبارک شمر کے

ہاتھ میں تھا میں کہتا ہوں کہ چونکہ میرا مقصد صرف حالات سفر اور منزلوں

کی تفصیل اور کربلائے معلیٰ سے دمشق تک کی مسافت اور مدت سفر کو

لکھنا تھا اور اس کے بعد کا سہیل کا بیان داخلہ دمشق اور واقعات دربار

یزید سے تعلق رکھتا ہے جو مصائب کی کتابوں میں مذکور ہے اس لئے

اپنی تحریر کو ختم کرتا ہوں۔

قادسیہ میں جناب ام کلثوم علیہا السلام کا مرثیہ

ماتت رجالی وافنی الدھر ساداتی   وزادنی حسرات بعد لوعات

میرے مرد مر گئے اور زمانے نے میرے سرداروں کو فنا کر دیا۔ زمانہ نے قلب کی سوزشوں کے بعد میرے احزان بڑھا دیئے۔

صالوا اللئام علینا بعد ما علموا   انا بنات رسول اللہ بالھدیات

لئیموں نے اس بات کو سمجھ لینے کے بعد ہم لوگوں پر ظلم کیا کہ ہم لوگ ان کی اولاد ہیں

جن کو خدا نے ہدایت کے ساتھ بھیجا تھا۔

یسیر وننا علی الاقتاب عاریۃ   کاننا بینھم بعض الغنیات

ہم لوگوں کو ننگی سواریوں پر لے جا رہے ہیں گویا کہ ہم لوگ ان کے درمیان لوٹ کے قیدی ہیں۔

یعز علیک یا رسول اللہ ما صنعوا   باھل بتیک یا نور البریات

آپ پر شاق ہے یا رسول اللہ اے نور مخلوقات جو کچھ ان سب نے آپ کے اہلبیت کے ساتھ کیا۔

کفرتم برسول اللہ ویلکم   اھدا یکم من سوئک فی الضلالات

تم پر ویل (عذاب) ہو تم رسول اللہ سے پھر گئے جنھوں نے تم کو گمراہی کی راہ سے ہٹا کر ہدایت کی راہ بتائی۔

وادیٔ نخلہ میں جنوں کا مرثیہ

نساء الجن اسعدن نساء الھاشمیات   بنات المصطفیٰ احمد یبکین شجیات

جنوں کی عورتیں ہاشمی بی بیوں احمد مصطفےٰ کی بیٹیوں کے قدموں کو سعید اور مبارک سمجھتی اور نیچکیتی سے رو رہی ہیں۔

یولولن ویندبن بدور الفاطمیات   ویلبسن ثیاب السوء لبسا للمصیبات

فاطمی بی بیوں کے گرد گریہ وزاری اور نالہ و بیقراری کر رہی ہیں اور سیاہ کپڑے پہنے ہوئے ہیں جو مصیبتوں کے کپڑے ہیں۔

ویلطمن خدودا کالدنانیر نقیات   ویندبن حسینا عظمت تلک الرزیات

اور اپنے چہروں کو پیٹ رہی ہیں اور جو پیٹنے سے خالص اشرفیوں کی طرح سرخ ہو گئے ہیں اور حسینؑ کی مصیبتوں کی عظمت کی وجہ سے ان پر رو رہی ہیں۔

دیکھیں وینہ بن مصاب الاحمدیات

اور روتی اور شیون کرتی ہیں احمدی بی بیوں کی مصیبتوں پر

نصیبین میں جناب زینب علیہا السلام کا مرثیہ

اتشتمہ وفاتی البریتہ عنوۃ　　ووالدہ نا اوحی الیہ جلیل

تم لوگ تمام دنیا میں ہماری تشہیر کرتے اور ہمیں کھینچے پھرتے ہو حالانکہ ہمارے جد پر خدائے جلیل نے وحی اتاری تھی

کفرتم برب العرش ثم نبیہ　　کان لم یجئکم فی الزمان رسول

تم خدائے عرش اور اس کے نبی سے اس طرح پھر گئے ہو گویا تمھارے پاس کبھی کوئی رسول نہ آیا۔

لحاکم الہ العرش یا شر امتہ　　لکم فی لظی یوم المعاد عویل

اے بدترین امت خدائے عرش تمھارا برا اور تم پر لعنت کرے قیامت کی بھڑکتی آگ میں تم واویلا کروگے۔

دوغان میں حضرت امام زین العابدین کا مرثیہ

لیت شعری هل عاقل فی الدنیا　　یات من فجعۃ الزمان بنا جی

کاش مجھے معلوم ہو جاتا کہ کوئی عاقل ایسا بھی ہے جو زمانہ کے مصائب کی شکایتیں کرتا اور درد دل کہتا ہو (اور پھر اس کا حق برباد کیا جاتا ہو اور پھر جب ایسا نہیں ہے)۔

انا نجل الامام ما بال حقی　　ضائع بین عصبتہ الاعلاج

تو میں تو (امت کے مانے ہوئے) امام (حضرت علی علیہ السلام) کا پوتا ہوں

پھر کیا ہے کہ ان کافروں کے درمیان میرا حق برباد کیا جا رہا ہے اور کوئی مدد نہیں کرتا)۔

قنسرین میں جناب ام کلثوم علیہا السلام کا مرثیہ

کم تنصبون لنا الا اقتاب عاریۃ کاننا من بنات الروم فی البلد

برہنہ سواریوں کو ہم لوگوں کے لئے کب تک کھڑا رکھو گے گویا کہ ہم لوگ زمین پر (تمھارے نزدیک کفار) روم کی لڑکیاں ہیں؟

الیس جدی رسول اللہ ویلکم هو الذی دلکم قصداً الی المرشد

کیا جد ہمارے رسول خدا نہیں ہیں تم پر عذاب ہو انھیں نے تو ارادہ کرکے تمھیں ہدایت کی راہ بتائی ہے۔

یا امۃ السوء لاسقیا لربعکم الا عذاب الذی احنی علی کبد

اے بدترین امت خدا سے عادل تمھارے گروہ کو نہ پلائے مگر عذاب کا پانی جو تمھارے کلیجوں کو جلا دے۔

سیبور میں حضرت امام زین العابدین کا مرثیہ

ساد العلوج فما ترضی بذا العرب وسار یقدم راس الامۃ الذنب

کفار عجم سردار ہوئے تو عربوں نے اس کو پسند نہ کیا اور اب جو سردار امت سے کمینے آگے بڑھ گئے ہیں (تو اس پر وہ خاموش ہیں)۔

یا للرجال وما یاتی الزمان بہ من العجیب الذی ما مثلہ عجب

اے لوگو ذرا (یہ بھی سن لو) زمانہ جو تعجب کی باتیں پیدا کرتا ہے جن سے بڑھ کر تعجب کی بات کوئی دوسری نہیں ہے وہ یہ ہے کہ

آل الرسول علی الاقتاب عاریۃ وآل مروان تسری تحتھم نجب

آل رسول تو برہنہ اونٹوں پر سوار کئے گئے ہیں اور مروان (ملعون ولد الزنا)

کی اولاد اصیل گھوڑوں پر سوار ہے۔

دیر راہب میں حضرت امام زین العابدین کا مرثیہ

هو الزمان فما تفنی عجائبه　　عن الکرام ولا تهدی مصائبه

یہ وہی مصیبت خیز زمانہ ہے پس نہ تو اس کی عجیب باتیں شریفوں پر ختم ہونے والی ہیں اور نہ اس کے مصائب رُکنے والے ہیں۔

فلیت شعری الی کم ذا تجاذبنا　　صروفه والی کم ذا نجاذبه

پس کاش کہ مجھے معلوم ہو جاتا کہ اس زمانہ کی مصیبتیں کب تک ہم لوگوں سے لڑتی رہیں گی اور ہم لوگ کب تک ان کا مقابلہ کرتے رہیں گے۔

یسیر بنا علی الاقتاب عاریة　　وسائق العیس یحمی عنه غاربه

ہم لوگوں کو برہنہ سواری پر لے جا رہے ہیں اور اونٹوں کے آگے چلنے والے یعنی مجھ سے اچھی سواری روکی جا رہی ہے۔

کاننا من بنات الروم بینهم　　او کلما قاله الرحمٰن کاذبه

گویا کہ ہم لوگ ان کے درمیان میں کفار روم کی اولاد ہیں یا جو کچھ خدا نے کہا ہے وہ (ان کے نزدیک) سب جھوٹ ہے۔

کفرتم برسول اللّٰه ویلکم　　یا امة السوء قد ضاقت مذاهبه

تم رسول اللہ سے پھر گئے ہو تم پر عذاب نازل ہو اے امت کے بُرے لوگو جن کے چھٹکارے کی راہیں بے شبہ تنگ ہو چکی ہیں۔

فہرست رسائل امامیہ مشن لکھنؤ

نمبر شمار	نمبر رسالہ	نام رسالہ	قیمت	خرچ ڈاک
۱	۱	قاتلان حسینؑ کا مذہب (چوتھا اڈیشن)	۶/	۲/
۲	۵	اصول دین اور قرآن (دوسرا اڈیشن)	۶/	۲/
۳	۶	اتحاد الفریقین حصہ اول	۶/	۲/
۴	۱۰	متعہ اور اسلام (دوسرا اڈیشن)	۱۲/	۳/
۵	۱۵	رجال بخاری حصہ اول	۹/	۲/
۶	۱۷	نوروز و غدیر	۲/	۱/
۷	۲۳	تذکرہ حفاظ شیعہ حصہ اول	۹/	۲/
۸	۲۴	ایضاً حصہ دوم	۷/	۲/
۹	۲۵	مقصود کعبہ	۲/	۱/
۱۰	۲۶	مذہب باب و بہا حصہ دوم	۱۲/	۳/
۱۱	۳۲	دور استبداد	۶/	۲/
۱۲	۳۳	حقیقت بداء	۳/	۱/
۱۳	۳۴	خطیب آل محمدؐ	۶/	۲/
۱۴	۳۵	تدوین حدیث	۲/	۱/
۱۵	۳۶	مطلوب کعبہ	۲/	۱/
۱۶	۳۷	محاربۂ کربلا	۳/	۱/
۱۷	۳۸	اسلام کا پیغام (اردو)	۱/	۱/
۱۸	۳۹	دی میسج آف اسلام (انگریزی)	۱/	۱/
۱۹	۴۰	اثبات عزاداری	۶/	۲/
۲۰	۴۱	مسئلہ فدک	۷/	۲/
۲۱	۴۲	تاجدار کعبہ	۲/	۱/
۲۲	۴۳	خلافت امامت حصہ اول	۷/	۲/

نمبر شمار	نمبر رسالہ	نام رسالہ	قیمت	خرچہ ڈاک
۲۳	۴۴	خلافت امامت حصہ دوم (دوسرا ایڈیشن)	۱۴/	۲/
۲۴	۴۵	ایضاً حصہ سوم	۱۴/	۲/
۲۵	۴۶	تحقیق اذان	۲/	۱/
۲۶	۴۸	شہدائے کربلا حصہ اول	۶/	۲/
۲۷	۵۰	حسینؑ ان دی بیلین آف کربلا (انگریزی)	۲/	۱۰/
۲۸	۵۲	لاتفسدوا فی الارض	۱۱/	۲/
۲۹	۵۳	نہج البلاغہ کا استناد	۶/	۱/
۳۰	۵۴	خلافت وامامت حصہ چہارم	۴/	۱/
۳۱	۵۵	شہدائے کربلا حصہ دوم	۷/	۲/
۳۲	۵۶	ابوالائمہ کے تعلیمات	۶/	۲/
۳۳	۵۹	آثار باقیہ	۲/	۱/
۳۴	۶۰	صحیفہ سجادیہ کی عظمت	۲/	۱/
۳۵	۶۱	خلافت وامامت حصہ پنجم	۸/	۲/
۳۶	۶۲	خدا کی معرفت	۱۱/	۳/
۳۷	۶۳	شہدائے کربلا حصہ سوم	۶/	۲/
۳۸	۶۴	خلافت وامامت حصہ ششم	۱۱/	۳/
۳۹	۶۵	دی لاسٹ میسج آف حسینؑ (انگریزی)	۳/	۱/
۴۰	۶۶	ہمارے رسوم وقیود	۳/	۱/
۴۱	۶۷	شیعوں کی تازہ زندگی	۲/	۱/
۴۲	۶۸	مذہب شیعہ اور تبلیغ	۲/	۱/
۴۳	۷۰	اسیری اہل حرم	۳/	۱/
۴۴	۷۲	نظام زندگی حصہ اول	۶/	۱/
۴۵	۷۳	" " دوم	۷/	۲/
۴۶	۷۴	حقیقت اسلام	۲/	۱/

نمبر شمار	نمبر رسالہ	نام رسالہ	قیمت	خرچہ ڈاک
۴۷	۷۵	مظلوم کربلا	۳ر	ار
۴۸	۷۶	دی مارٹر آف کربلا (انگریزی)	۲ر	ار
۴۹	۷۷	تناسخ پر مختصر بحث	۳ر	ار
۵۰	۷۸	نظام زندگی حصہ سوم	۹ر	۲ر
۵۱	۷۹	حیات قومی	۲ر	ار
۵۲	۸۰	جبر و اختیار	۲ر	ار
۵۳	۸۱	مذہب اور عقل	۱۲ر	۲ر
۵۴	۸۲	حسینؑ کا پیغام عالم انسانیت کے نام (گجراتی ترجمہ)	۳ر	ار
۵۵	۸۳	" " " (سندھی ترجمہ)	۳ر	ار
۵۶	۸۵	" " " (بنگالی ترجمہ)	۳ر	ار
۵۷	۸۶	ذرات ازلی نہیں	۲ر	ار
۵۸	۸۷	اقوام عالم میں عورت کا معیار	۶ر	ار
۵۹	۸۸	نظام زندگی حصہ چہارم (دوسرا اڈیشن)...	۹ر	ار
۶۰	۹۳	شیعہ علم کلام کی برتری	۲ر	ار
۶۱	۹۵	عہد مامون اور امام رضاؑ	۶ر	ار
۶۲	۹۶	مسائل و دلائل	۱۱ر	۲ر
۶۳	۹۸	عربی مرثیہ کی مختصر تاریخ	۱۲ر	۲ر
۶۴	۹۹	امام حسینؑ مسیح ٹو دی نیشن (انگریزی)	۲ر	ار
۶۵	۱۱۲	۶۰ اے حسینؑ پر تاریخی تبصرہ	۱۴ر	۲ر
۶۶	۱۱۳	اثبات پردہ	عہ ۶ر	۲ر
۶۷	۱۱۵	تقیہ	۵ر	ار
۶۸	۱۱۷	سامان ۱۰۶	۲ر	ار
۶۹	۱۱۸	محرم کا سامان (ہندی)	۳ر	ار
۷۰	۱۳۲	اسلام کا نظریۂ حکومت (اردو)	۲ر	ار

نمبر شمار	نمبر رسالہ	نام رسالہ	قیمت	خرچہ ڈاک
۷۱	۱۳۳	توحید	۲ر	۱ر
۷۲	۱۳۴	عدل	۲ر	۱ر
۷۳	۱۳۵	نبوت	۲ر	۱ر
۷۴	۱۳۶	امامت	۲ر	۱ر
۷۵	۱۳۷	معاد	۲ر	۱ر
۷۶	۱۳۸	محرم (انگریزی)	۲ر	۱ر
۷۷	۱۳۹	تھیوری آف اسلامک اسٹیٹ (انگریزی) ...	۴ر	۱ر
۷۸	۱۴۰	شجاعت کے مثالی کارنامے	۴ر	۱ر
۷۹	۱۴۱	حسینؑ اور ہندوستان (ہندی)	۳ر	۱ر
۸۰	۱۴۲	توحید (انگریزی)	۳ر	۱ر
۸۱	۱۴۳	حیات عبد المطلبؑ	۴ر	۱ر
۸۲	۱۴۴	عدل (انگریزی)	۳ر	۱ر
۸۳	۱۴۵	نبوت (")	۳ر	۱ر
۸۴	۱۴۶	تاریخ شیعہ کا مختصر خاکہ	۲ر	۱ر
۸۵	۱۴۷	امامت (انگریزی)	۴ر	۱ر
۸۶	۱۴۸	حیات ابو طالبؑ	۴ر	۱ر
۸۷	۱۴۹	توحید (ہندی)	۴ر	۱ر
۸۸	۱۵۰	شیعزم (انگریزی)	۴ر	۱ر
۸۹	۱۵۱	شانتی سندیش (ہندی)	۴ر	۱ر
۹۰	۱۵۲	ڈیوائن رول (انگریزی)	۴ر	۱ر
۹۱	۱۵۳	شیعہ اتہاس کی سنچھپتم روپ ریکھا (ہندی) ..	۴ر	۱ر
۹۲	۱۵۴	حیات ہاشمؑ	۲ر	۱ر
۹۳	۱۵۵	معاد (انگریزی)	۲ر	۱ر
۹۴	۱۵۶	نماز	۳ر	۱ر

نمبر شمار	نمبر رسالہ	نام رسالہ	قیمت	خرچہ ڈاک
۹۵	۱۵۷	عدل (ہندی)	۴ر	ار
۹۶	۱۵۸	علمدار کربلا	۲ر	ار
۹۷	۱۵۹	معصومہؑ شہزادی	۲ر	ار
۹۸	۱۶۰	صدیقۂ صغریٰ	۲ر	ار
۹۹	۱۶۱	شیر خوار مجاہد	۲ر	ار
۱۰۰	۱۶۲	روزہ	۲ر	ار
۱۰۱	۱۶۳	ازدواج حسنین	۵ر	ار
۱۰۲	۱۶۴	خمس	۲ر	ار
۱۰۳	۱۶۵	ہلاکت و شہادت	۳ر	ار
۱۰۴	۱۶۶	کربل نگری (ہندی)	۴ر	ار
۱۰۵	۱۶۷	آفٹر کربلا (انگریزی)	۴ر	ار
۱۰۶	۱۶۸	مارٹر انٹرنیشنل (انگریزی)	۲ر	ار
۱۰۷	۱۶۹	مہانو انتر راشٹریہ شہید (ہندی)	۲ر	ار
۱۰۸	۱۷۰	بین الاقوامی شہید اعظم حسینؑ ابن علیؑ	ار	ار
۱۰۹	۱۷۱	منازل الآلام	۵ر	ار
۱۱۰	۱۷۲	زکوٰۃ	۲ر	ار
۱۱۱	۱۷۳	حج	۲ر	ار
۱۱۲	۱۷۴	جہاد	۲ر	ار

مختصر سوانح معصومین علیہم السلام

اردو رسائل فی عدد ۲ر - مکمل سٹ ۱۲ عہ و خرچہ ڈاک ۹ر

انگریزی " " ۴ر " ۱۲ بے " ۹ر

خادم ملت:- سید ابن حسین نقوی۔ آنریری سکریٹری امامیہ مشن نخاس لکھنؤ